جلد ۲۹ | ۲۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ | ۲۸ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۲۰

روزنامہ الفضل قادیان —— یکم جمادی الاولیٰ

احرار کیوں مہر بلب ہیں؟

لیڈرانِ احرار کسی معاملہ میں ناکامی اور نامرادی کا مونہہ دیکھنے کے بعد کچھ عرصہ گوشہ گمنامی میں پڑے رہتے ہیں۔ اور پھر جب اُٹھتے ہیں۔ تو سب سے پہلی بات ان کے مونہہ سے یہ نکلتی ہے۔ کہ "اب مجلس احرار ہند کے مرکزی دفتر کا انتظام مکمل کر دیا گیا ہے۔ تمام ماتحت مجالس کو چاہیئے۔ کہ پوری تندہی اور ہمت سے مجلس کی تنظیم کے لئے سرگرم ہو جائیں۔ تمام ورکروں کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احرار رضاکار بھرتی کریں۔ ہر مجلس مرکزی دفتر کو مضبوط بنانے کے لئے حسب توفیق مستقل طور پر کچھ ماہانہ ادا کرے" چنانچہ حال میں اسی قسم کا اعلان ہندو اخبارات میں شائع کرایا گیا ہے:۔

احرار جس قدر چاہیں۔ روپیہ جمع کریں۔ اور جس قدر چاہیں۔ رضاکار بھرتی کریں۔ مگر اتنا تو بتا دیں۔ کہ کہ اب وہ کونسی مہم سرانجام دینے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور ان کی یہ تیاری کب تکمیل کو پہونچے گی۔ اگر ساری دُنیا کے مسلمانوں کی راہ نمائی کا نہیں۔ تو سارے ہندوستان کے مسلمانوں کی دینی اور دُنیوی راہ نمائی کا ادعا تو انہیں مدت سے ہے۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ ابھی تک احرار اس سے دست بردار نہیں ہوئے۔ اور ہو بھی کیونکر سکتے ہیں۔ جبکہ اسی میں ان کی زندگی کا راز نہاں ہے۔ پھر کیا ان کا فرض نہیں ہے۔ موجودہ وقت کے نہایت ہی نازک اور اہم مسئلہ یعنی جنگ کے متعلق وہ اپنے ہم خیالوں کی راہ نمائی کریں۔ اور انہیں صحیح طریق عمل اختیار کرنے کی تلقین کریں۔ اگر تھا۔ تو بتائیں اسے کہاں تک انہوں نے سرانجام دیا ہے۔ آج جبکہ ایک طرف تو ہندوستان کے متعلق خطرات پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اور دوسری طرف تمام اسلامی ممالک سخت مشکلات میں گھر گئے ہیں۔ حتےٰ کہ جزیرۃ العرب کے اردگرد بھی خطرات منڈلا رہے ہیں۔ اس سے زیادہ نازک وقت کسی مسلمان کے لئے اور کونسا ہو سکتا ہے۔ اور ایسی حالت سے زیادہ وہ راہ نمائی کا کب محتاج ہو سکتا ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ لیڈرانِ احرار جو اپنے نازک کندھوں پر مسلمانوں کی راہ نمائی کا بہت بڑا بوجھ لادے پھرتے ہیں جو مسلمانوں سے لاکھوں روپے حاصل کرنے کے بعد بارہا کہہ چکے ہیں۔ کہ کسی کو ان سے حساب طلب کرنے کا حق نہیں۔ اور جو اب بھی "حسب توفیق ماہانہ" حاصل کرنے میں معروف ہیں۔ ٹس سے مس نہیں ہو رہے۔ وہ نہ تو یہ بتاتے ہیں۔ کہ جنگ کے اثرات سے اپنے ملک کو بچانے اور اپنی عزت و آبرو کو محفوظ رکھنے کے لئے ان کے پیرووں کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور نہ یہ فرماتے ہیں۔ کہ اسلامی ممالک کو مقامات مقدسہ کی حرمت اور اپنی حفاظت کی خاطر کونسا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے ایسے موقعہ پر لیڈران احرار کا دم بخود ہو جانا بتاتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف کسی اور کی راہ نمائی کے قابل نہیں۔ بلکہ خود راہ صواب سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایسے بزدل اور ڈرپوک ہیں۔ کہ جو کچھ ان کے دل میں ہے وہ کہہ نہیں سکتے۔ اور اس طرح اپنی بہادری کی ڈینگیں مارنے والے آج بھیگی بلی بنے بیٹھے ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار کی پالیسی ہمیشہ مسلمانوں کے لئے تباہ کن رہی ہے اور اب تو اس کی تباہی اس قدر واضح ہو چکی ہے۔ کہ خود احرار کو بھی اس کا ذکر کرنے کی جرأت نہیں ہے۔ اور وہ مہر بلب ہو چکے ہیں۔ کیا بہادر۔ اور حاذق راہ نماؤں کا جو اپنی پالیسی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھیں۔ اور جو اپنے آپ کو حق و صداقت کے علم بردار قرار دیں۔ یہی طریق عمل ہوتا ہے۔ کہ جب خطرہ کا موقعہ پیش آئے۔ ملک۔ اور قوم خطرات میں گھری ہوئی ہو۔ اس وقت لیڈر صاحبان گوشۂ گمنامی میں جا چھپیں اور اگر نکلیں۔ تو صرف یہ کہنے کے لئے کہ حسبِ توفیق چندہ دو۔ اور رضاکار بھرتی کرو۔ لیڈرانِ احرار کی آج کل یہی حالت ہے۔ ذرا ان سے دریافت تو کیجئے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ کہاں گئے آپ کے وہ دعوے کہ ہم مسلمانوں کی ہر قدم پر راہ نمائی کریں گے۔ اور ہر کام میں ان کے پیش پیش رہیں گے۔ آج لیڈرانِ احرار کیوں اپنے گھروں سے نہیں نکلتے کیوں اپنے مونہہ نہیں کھولتے۔ اور کیوں یہ نہیں بتاتے۔ کہ ان کے پیرووں کو اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ ہمارے نزدیک عقلمندی اور دُور اندیشی کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ جنگ کو کامیاب بنانے کے لئے حکومت کی ہر طرح مدد کی جائے۔ احرار بتائیں۔ ان کا کیا خیال ہے؟

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے آج قریباً گیارہ بجے صبح بذریعہ کار لاہور سے واپس تشریف لے آئے۔ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالٰے، صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی آ گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت خدا تعالٰے کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آج صبح بذریعہ کار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہمراہ مرزا مبارک احمد صاحب ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے کی بیمار پرسی کے لئے امرتسر تشریف لے گئیں۔ اور ڈیڑھ بجے کے قریب واپس آ گئیں۔ احباب مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے لئے دعا کریں:۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو ابھی بخار کی تکلیف ہے۔ گو پہلے سے افاقہ ہے دعائے صحت کی جائے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب چند روز سے بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کریں۔

میٹرک کے امتحان میں ایک احمدی لڑکی سارے پنجاب میں اول رہی

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں نصرت گرلز ہائی سکول کے امتحان میٹرک کا نتیجہ شائع کرتے ہوئے لکھا گیا تھا۔ کہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی لڑکی سلیمہ بیگم صاحبہ نے ۶۶۴ نمبر حاصل کئے ہیں۔ جن کے سرکاری وظیفہ حاصل کرنے کی پوری امید ہے۔ اس وقت تک چونکہ دوسرے گرلز سکولوں کا نتیجہ دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ اس لئے تفصیل سے کچھ لکھنا مشکل تھا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے عزیزہ موصوفہ نے اب کے پنجاب یونیورسٹی میں عموماً اور صوبہ پنجاب میں خصوصاً نہایت شاندار نتیجہ حاصل ہے۔ یعنی پنجاب یونیورسٹی میں عزیزہ موصوفہ چوتھے نمبر پر اور صوبہ پنجاب میں اول نمبر رہی ہیں۔ کیونکہ پہلی تین لڑکیاں دہلی اور صوبہ سرحد کی ہیں دعا ہے کہ خدا تعالےٰ عزیزہ کے لئے یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے:۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر آل انڈیا ریڈیو پر

قادیان ۲۶ رمئی ۱۹۴۱ء۔ آج ۸ بجے شام آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے شملہ سے ایک تقریر بعنوان "نئی دنیا" براڈ کاسٹ فرمائی۔ جو دہلی لکھنؤ اور لاہور ریڈیو سٹیشنوں سے نشر کی گئی۔ ذیل میں اس کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔ مفصل تقریر انشاء اللہ پھر شائع کی جائیگی۔ آپ نے فرمایا اس وقت مشرق و مغرب میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ موجودہ جنگ کے بعد ایک نئی دنیا کی بنیاد ڈالی جائے۔ سوال یہ ہے کہ نئی دنیا بنانے کی ضرورت کیا ہے۔ جہاں تک علمی اور مادی ترقی کا سوال ہے۔ آج کی دنیا دو تین سو سال کی پہلی دنیا سے یقیناً بڑھ کر ہے۔ اور آج کا انسان دو تین سو سال پہلے کے انسان سے یقیناً بہتر ہے۔ پھر تبدیلی کی خواہش لوگوں کے قلوب میں کیوں پائی جاتی ہے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ بےکلی لوگوں کو بعض دوسرے ممالک کو دیکھ کر پیدا ہوتی ہے جو گزشتہ دو تین سو سال میں ترقی کر گئے ہیں۔ آج لوگوں کو یہ شکوہ نہیں کہ ان کے لئے دنیا میں رہنے کی جگہ نہیں بلکہ شکوہ یہ ہے کہ دوسری اقوام پر حکومت کرنے کے وہ سامان میسر نہیں جو وہ چاہتے ہیں۔ اس قسم کی خواہش کا مقابلہ طاقت سے نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ طاقت سے اس خواہش کو دبایا تو جا سکتا ہے مگر مٹایا نہیں جا سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نقص کے ازالہ کی تدبیر یہ ہے کہ افکار کی اصلاح کی جائے۔ لوگوں کے قلوب کو پاک کیا جائے۔ اور انہیں بتایا جائے۔ کہ حرص لالچ ظلم اور جھوٹ سے بچنا جسطرح افراد کے لئے ضروری ہے (م م)

م م جسطرح قوموں اور حکومتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ آپ نے اس ضمن میں قرآنی آیات سے بھی استدلال کیا۔ اور پانچ زرّیں اسلامی اصول بیان فرمائے جن پر دنیا عمل کر کے امن حاصل کر سکتی ہے۔ آخر میں بتایا کہ اصل اور یقینی ذریعہ جس سے نئی دنیا پیدا ہو سکتی ہے [illegible]

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کے متعلق ضروری تصحیح

قادیان ۲۰ رمئی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کل آل انڈیا ریڈیو سٹیشن لاہور سے عراق کے متعلق جو تقریر فرمائی۔ اور جو گزشتہ پرچہ میں شائع کی گئی ہے۔ افسوس کہ وہ بعض مقامات سے صحیح الفاظ میں نوٹ نہ کی جا سکی۔ اب ذیل میں اصل الفاظ درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ ذکر فرماتے ہوئے کہ اب عراق میں ہمارے بزرگوں کے مقابر جنگ کی آماجگاہ بنیں گے۔ فرمایا۔

"یہ چند عراقی اکابر کے تدبر کی کمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ جنہوں نے اس بغاوت کے شروع کرنے سے پہلے یہ نہیں سوچا۔ کہ جرمنی نے اب تک کسی ایک ملک کو بھی آزادی نہیں دلائی۔ بلکہ جس میں بھی وہ داخل ہوا ہے۔ اس پر اپنا ہی قبضہ جمائے رکھا ہے۔ افسوس نہ شیخ رشید علی جیلانی اور ان کے ساتھی جرمنی سے سازباز کرتے۔ اور نہ اسلامی دنیا کے لئے یہ خطرہ پیدا ہوتا۔"

آخر میں حضور نے عرب ممالک کو آزادی دینے کا مشورہ ان الفاظ میں دیا۔

"شائد شیخ رشید علی جیلانی اور ان کے ساتھیوں کا یہ خیال ہو۔ کہ سابق عالمگیر جنگ میں عربوں کو یقین دلایا گیا تھا۔ کہ آزاد عرب حکومت کے قیام میں ان کی مدد کی جائے گی۔ مگر ہوا یہ کہ عرب اب چار پانچ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ اور گو انگریزوں نے عراق کو ایک حد تک آزادی دی ہے۔ مگر عربوں نے بھی سابق جنگ میں کم قربانیاں نہ کی تھیں۔ اگر آئندہ برطانیہ بقیہ عرب ممالک کو آزادی دینے کے لئے تیار ہو جائے تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ سب اسلامی دنیا متحد ہو کر اپنے علاقوں کو جنگ سے آزاد رکھنے کی کوشش کرے گی۔ اور بالواسطہ طور پر اس کا عظیم الشان فائدہ انگریزی حکومت کو بھی پہنچے گا۔ اس جنگ کے بعد پولینڈ اور زیکوسلویکیہ کی آزادی ہی کا سوال حل نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ عرب قوم کی آزادی کا بھی سوال حل ہو جانا چاہیئے۔ انصاف اس کا تقاضا کرتا ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ اس انصاف کے تقاضا کو پورا کر کے برطانوی حکومت آگے سے بھی زیادہ مضبوط ہو جائے گی:۔

تیرھواں یوم وقار عمل ۲۹ رمئی کو ہوگا

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام تیرھواں یوم وقار عمل ۲۹ ہجرت کو صبح کی نماز کے معاً بعد منایا جائے گا۔ جبکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر عمل ہوگا۔ کہ ایک دن سب احباب ایک جگہ جمع ہو کر اپنے ہاتھوں سے کام کریں۔ تاکہ ایک طرف تو نکما پن سستی اور کاہلی دور ہو۔ اور دوسری طرف یہ احساس مٹ جائے۔ کہ بعض کام ذلیل ہیں۔ اور ان کو کرنا ہتک ہے۔ یا یہ کہ ہاتھ سے کما کر کھانا ذلت ہے۔ مقام عمل ریلوے روڈ ہیک ورکس سے لے کر چوک منڈی تک ہے امید ہے کہ سب احباب شریک عمل ہوں گے۔

امرتسر میں "الفضل" کی ایجنسی

امرتسر کے احباب یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے۔ کہ ہم نے الفضل روزانہ اسی دن پہنچانے کے لئے امرتسر میں الفضل کی ایجنسی قائم کی ہے۔ ہمارے ایجنٹ میاں محمد صادق صاحب پروپرائیٹر صادق اخبار ایجنسی امرتسر ہیں۔ جو الفضل کا پرچہ روزانہ احباب کی خدمت میں پہنچائیں گے۔ دفتر کے مستقل خریداروں کو نوٹ فرما لینا چاہیئے۔ کہ ادائیگی چندہ کے لحاظ سے ان کا تعلق براہ راست دفتر سے ہوگا۔ مینیجر

تعلیم و تربیت

رشتہ و ناطہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم

اور

اس کی دقتوں کا حل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات میں سے ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ کسی احمدی کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ کسی غیر احمدی کو اپنی لڑکی کا رشتہ دے بلکہ ضروری ہے کہ احمدی لڑکی کی احمدیوں میں شادی ہو۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہونچ گئے ہیں۔ ان سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہو گئے ہیں۔ جب تک وہ توبہ کر کے اس جماعت میں داخل نہ ہوں"۔

پھر فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑیگا۔ ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا۔ تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ سو تمام جماعت توجہ سے سن لے۔ کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے"۔ (فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۴۲)

اس تعلیم کے مطابق ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ رشتہ داری کے معاملہ میں احمدیت اور دینداری کو پیش نظر رکھے۔ اور حسب منطوق ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یہ دیکھے کہ لڑکا احمدی۔ نیک بخت اور نیک وضع ہے۔ اور قومیت کے پیچھے پڑ کر اصل مقصود نہ کھو بیٹھے۔ اور یہ اصل ایسا ہے۔ جس کے اختیار کرنے کی اسلام تعلیم دیتا ہے۔ اور جس سے بہت سی دقتوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ بعض لوگ دینداری کے پہلو کو پس پشت ڈالکر سارا زور قومیت پر صرف کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس میں کامیابی نہ دیکھ کر ابتلاء میں پڑ جاتے ہیں۔ اور دینی معیار کے لحاظ سے بہت نیچے چلے جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ تو ایمان سے بھی بے نصیب ہو جاتے ہیں۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ صحیح اسلامی طریق چھوڑ دیتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ لوگ چار باتوں کو ملحوظ رکھ کر رشتہ ناطہ کرتے ہیں۔ بعض لوگ تو حسب ونسب اور مال دیکھتے ہیں۔ بعض ذات الجمال عورت تلاش کرتے ہیں۔ اور بعض دینداری دیکھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کو نصیحت فرماتے ہیں۔ علیک بذات الدین کہ اے مومن تو دیندار عورت سے شادی کر۔

یہ حدیث بالوضاحت اس امر پر دلالت کرتی ہے۔ کہ رشتہ ناطہ کے معاملہ میں دینداری کا لحاظ رکھنا ضروریات سے ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ دین کے ساتھ حسب ونسب اور جمال اور مال بھی ملتا ہو تو اسے چھوڑ دیا جائے۔ یہ صورت تو نور علیٰ نور ہے۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ اگر دین نہیں اور باقی چیزیں ہیں۔ تو ایسے رشتہ کی بجائے ایسا رشتہ قبول کیا جائے۔ جہاں دینداری پائی جاتی ہو۔ قرآن کریم تو پکے مومن کو یہاں تک ہدایت دیتا ہے۔ ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم (بقرہ) کہ اے مسلمانو اگر آزاد نہیں ملتا۔ تو مومن غلام کو مشرک آزاد سے بہتر سمجھو۔ اور اس سے رشتہ کر دو۔ خواہ تمہیں مشرک اچھا معلوم دے

آج رشتہ و ناطہ میں جو دقتیں اور مشکلات احمدیوں کو نظر آتی ہیں۔ وہ ابتداء اسلام میں صحابہ کو بھی پیش آئیں۔ مگر انہوں نے اسلامی ہدایت کی پابندی میں ہی بھلائی دیکھی۔ اور قومیت کی بجائے دینداری کو ترجیح دی۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نمونہ ملاحظہ ہو۔ کہ اپنی پھوپھی کی لڑکی زینب کا نکاح جو معزز قوم قریش سے تھی۔ اپنے آزاد کردہ غلام سے کر دیا۔

جماعت احمدیہ کے احباب میں سے بھی بعض ایسے مخلصین ہیں۔ جنہوں نے قومیت کی پروا نہ کرتے ہوئے دینداری کو ملحوظ رکھا۔ اور غیر قوموں میں رشتے کئے۔ بعض رشتوں کے کرنے پر بعض لوگوں کو تکلیف بھی ہوئی۔ مگر وہ کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ اور وہ اس کے بدلے خدا کی طرف سے اچھے اجر کے امیدوار ہیں۔

بعض لوگ قومیت کو نظر انداز کر کے رشتہ تو کر دیتے ہیں۔ لیکن پھر معمولی معمولی تکلیف دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں۔ اور اس کا نام ابتلاء رکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ اگر ان کو غیر قوم میں رشتہ کرنے کی وجہ سے تکلیف پہونچی ہے۔ تو اپنی قوم میں رشتہ کرنے والوں کو بھی تو تکلیف پہونچ جاتی ہے سینکڑوں اور ہزاروں لوگ ہوں گے۔ جو ملک میں اپنی قوم میں رشتہ کر کے تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور مومن تو اسلامی ہدایت کے ماتحت تکلیف اٹھا کر اجر کا مستحق ہے۔ مگر دوسرے لوگ تکلیف بھی اٹھاتے ہیں۔ لیکن کسی اجر کے امیدوار بھی نہیں۔ قرآن کریم میں مسلمانوں کو تسلی دیتے ہوئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے فانھم یألمون کما تألمون وترجون من اللہ مالا یرجون۔ کہ اے مسلمانو اگر تمہیں جنگ کے موقعہ پر کوئی تکلیف پہونچ جاتی ہے۔ تو یہ گھبرانے کی بات نہیں۔ جس طرح تمہیں تکلیف ہوتی ہے اسی طرح کفار اور مشرکین کو بھی ہوتی ہے مگر تم تو خدا سے اجر کے امیدوار ہو۔ اور کفار کو یہ بھی امید نہیں۔

پس رشتہ و ناطہ کے معاملہ میں اگر کسی بھائی کو تکلیف بھی پہونچے۔ تو اسے متزلزل نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اپنے عقیدہ پر راسخ اور پختہ رہنا چاہیئے۔ اور یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اس تکلیف کے عوض خدا کی طرف سے انہیں کوئی انعام حاصل ہوگا۔ صحابہ کرام نے اس بارہ میں نہایت عمدہ نمونہ دکھایا۔ وہ اپنی اولاد کی وجہ سے فتنہ میں نہ پڑے۔ بعض صحابہ کی اولاد ان کے سامنے ذبح کی گئی۔ مگر انہوں نے اُف تک نہ کی۔

میرے تایا حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آکر عرض کیا۔ کہ حضور میرے لڑکے کو رشتہ ملتا ہے۔ لڑکی والے کہتے ہیں۔ کہ نکاح کے موقعہ پر لڑکا صرف یہ کہدے کہ میں مرزائی نہیں ہوں۔ پھر بے شک احمدی رہے۔ حضرت خلیفہ اول اس کی بات سنکر خاموش رہے۔ اس شخص نے خیال کیا۔ کہ شائد آپ نے بات نہیں سنی۔ اور دوبارہ پھر ساری بات کہی آپ پھر بھی خاموش رہے۔ اور کوئی جواب نہ دیا۔ اس شخص نے تیسری مرتبہ پھر عرض کیا۔ کہ حضور اس طرح میرے لڑکے کو رشتہ ملتا ہے۔ تایا صاحب مرحوم بیان کرتے کہ تیسری مرتبہ بات سنکر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے نہایت غصے اور جلال میں فرمایا۔ نالائق مجھ سے فتوے لینے آیا ہے۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف اجازت دے دوں۔ تمہیں تو چاہیئے تھا کہ لڑکی والوں کی یہ بات سنکر تھوک دیتے۔ اور کہتے میں ایسا ہزار رشتہ لینے کو بھی تیار نہیں۔ جس سے میرا ایمان ضائع ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں فرمایا میں اس مذہب کا آدمی ہوں۔ کہ اگر مجھے اپنی لڑکی ساری عمر بٹھانی پڑے۔ تو میں یہ تکلیف برداشت کر لوں گا۔ لیکن غیر احمدی کو رشتہ نہ دوں گا۔

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے فما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون (توبہ) یعنی اللہ کی شان سے بعید ہے۔ کہ وہ لوگوں پر ظلم کرے۔ لیکن لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ انسان خود اپنے آپ کو مصائب میں ڈالتا ہے۔ ورنہ اگر خدا تعالےٰ کی فرمودہ ہدایات کے مطابق اپنا عمل بنائے تو یقیناً وہ ہر دکھ کا علاج اور ہر سکھ کا پیش خیمہ ہیں۔ رشتہ و ناطہ کے

معاملہ میں ہی اگر اسلامی ہدایات کی پابندی ہو تو کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ لیکن حیرت ہے کہ عام طور پر کوئی یہ تو پوچھتا نہیں۔ کہ لڑکا نیک ہے؟ با اخلاق ہے؟ اپنے والدین اور رشتہ داروں سے کیا سلوک کرنے والا ہے؟ مگر پہلا سوال قومیت کا ہوتا ہے۔ اگر قومیت مل گئی۔ تو اگلا سوال بھی دینداری کے متعلق نہیں ہوگا بلکہ حیثیت کا ہوگا۔ کہ جائیداد کتنی ہے سالانہ آمدنی کیا ہے۔ اگر تعلیم یافتہ ہے تو ملازم ہونے کی صورت میں کیا تنخواہ ہے غرض اسلام نے جو معیار قائم کیا ہے اسے تو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور ایسا معیار گھڑ لیا جاتا ہے۔ کہ اس کے مطابق بہت کم لوگ پورے اترتے ہیں۔ اور پھر کہا جاتا ہے۔ کہ رشتہ نہیں ملتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنے خود تراشیدہ معیار کے رو سے اپنے آپ کو مصائب اور مشکلات میں گھرا پاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رشتہ ناطہ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ و ناطہ میں یہ بات دیکھنی چاہئے۔ کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقوےٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم۔ یعنے تم میں سے خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۴۷)

احباب جماعت کو چاہئے۔ کہ اسلامی تعلیم کو ملحوظ رکھیں۔ تاکہ ہر قسم کی دقتیں دور ہو جائیں:۔

خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت حضورؑ کی تحریرات کے رو سے

الہامات حضرت مسیح موعودؑ

ابتداء آفرینش سے ہزاروں نبی انسانوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہو چکے ہیں۔ خدا وند تعالےٰ بحر ضلالت میں ڈوبی ہوئی قوم کو ساحل نجات تک پہنچانے کے لئے اپنے فرستادہ کو بھیجتا ہے۔ وہ برگزیدہ انسان خدا تعالےٰ کی اس قطعی اور یقینی وحی کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اس انسان کا اس وحی کو خدا کے نام سے پیش کرنا ہی اس کا دعویٰ نبوت کہلاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو وحی الٰہی پیش فرمائی۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو نبی و رسول قرار دیا ہے۔ چنانچہ بطور نمونہ دس الہامات درج ذیل ہیں:۔

(۱) قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔

(۲) یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر

(۳) یا احمد جعلت مرسلا۔

(۴) یٰس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین۔

(۵) دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔

(۶) انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم

(۷) جری اللہ فی حلل الانبیاء۔

(۸) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق۔

(۹) اہل زمین کی زبان سے۔ یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔

(۱۰) وقالوا لست مرسلا قل کفیٰ باللہ شھیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب (تذکرہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۱ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔ اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس ۲۲ برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں" (رسالہ ایک غلطی کا ازالہ ص ۱)

اصل دعویٰ میں کبھی تبدیلی نہیں ہوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا کہ خدا تعالےٰ مجھ سے بکثرت یقینی و قطعی مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے۔ مجھے کثرت سے امور غیبیہ پر مطلع کرتا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے حضور کا یہ دعویٰ ابتداء سے آخر تک رہا۔ اس نفس دعویٰ میں نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی تبدیلی کی۔ اور نہ اس کا کبھی انکار کیا۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۲) چونکہ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے۔ شریعت کا حامل قیامت تک قرآن شریف ہے"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶)

(۳) خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ حاشیہ)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتداء سے آخر تک ایک ہی مرتبہ اور مقام کا دعویٰ ہے۔ اصل دعوے میں کبھی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ہاں جیسا کہ حضور کی کتب سے ظاہر ہے۔ اس دعویٰ کا نام رکھنے میں ایک تبدیلی ہوئی ہے۔

انبیاءؑ کی ایک سنت

انبیاءؑ کی سنت یہ ہے کہ جب تک خدا کی صریح اور واضح وحی نہیں کسی عقیدہ یا عمل پر قائم نہ کرے۔ وہ سابقہ اہل کتاب سے موافقت کیا کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے دکان یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر

فیہ بشئ کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کا طریق اختیار فرمایا کرتے تھے۔ جن میں آپ کو خاص طور پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی حکم نہ ملا ہو (شمائل ترمذی ص ۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت جمہور مسلمانوں کا یہ خیال تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ چنانچہ ابتداءً حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس رسمی عقیدہ کا اظہار فرمایا۔ اور کہا کہ میں مسیح موعود نہیں ہوں۔ وہ زندہ آسمان پر ہیں۔ مگر بالآخر خدا کی بارش کی طرح وحی نے اس عقیدہ کو تبدیل کیا۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔ اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا۔ کہ حضرت عیسےٰؑ آسمان پر سے نازل ہوں گے۔ اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا۔ بلکہ اس وحی کی تاویل کی۔ اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا۔ اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی۔ کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا۔ وہ تو ہی ہے۔ اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے۔ اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے۔ کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹)

اسی طرح دوسرا عقیدہ جمہور مسلمانوں کا یہ تھا۔ کہ چونکہ اسلامی شریعت مکمل ہے اور آنحضرتؐ کامل نبی ہیں۔ اور نیا نبی نئی شریعت لے کر یا کم از کم سابقہ شریعت میں تبدیلی و ترمیم کرنے آتا ہے۔ اس لئے آئندہ کوئی نبی نہ آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی شریعت کو مکمل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکمل ترین نبی مانتے ہیں۔ اور اسی عقیدہ کو منوانے کیلئے آپ تشریف لائے تھے اور جماعت احمدیہ اسی اساس پر قائم ہوئی ہے اسلئے آپ نے نبی کی عام مروجہ تعریف کے ماتحت فرمایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نہ نئی شریعت آسکتی ہے - اور نہ قرآن پاک میں کوئی ترمیم ہوسکتی ہے - اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہوکر کوئی مقام قرب پاسکتا ہے - لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مفہوم کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک زمانہ تک سلسلہ انبیاء کو مطلقاً منقطع اور اپنے آپ کو غیر نبی قرار دیتے رہے جس کا لازمی نتیجہ تھا کہ آپ دعویٰ مثیل مسیح کے باوجود اپنے آپ کو "غیر نبی" قرار دینے کے باعث اپنی فضیلت کو حضرت مسیح علیہ السلام پر جزئی قرار دیں - چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا - لیکن جب آپ پر تعریف نبوت کے بارے میں کامل انکشاف ہوگیا - تو آپ نے اپنے دعویٰ کا نام نہایت شد و مد سے نبوت غیر تشریعی رکھا - جو آنحضرتؐ کی پیروی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے - اور لازمی طور پر اپنے آپ کو "پہلے مسیحؑ سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر" قرار دیا - تب تناقض کا اعتراض ہوا - جس کا حضورؑ نے بایں الفاظ جواب رقم فرمایا :-

"اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا - کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے - وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے - اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا - مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی - اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا - اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا - مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ ، ۱۵۰)

پاس مسئلہ نبوت اور فضیلت کاملہ بر مسیح ناصری کے عقیدہ میں تبدیلی بھی "خدا تعالےٰ کی بارش کی طرح وحی" سے واقعہ ہوئی ہے ۔

نبوت کی مروجہ تعریف میں تبدیلی

میں لکھ چکا ہوں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نفس دعوے میں کوئی تبدیلی واقعہ نہیں ہوئی - صرف اس دعوے کے تسمیہ میں تبدیلی ہوئی ہے - پہلے آپ نبی کی مروجہ تعریف کے مطابق مطلق طور پر نبی کا آنا ممتنع قرار دیتے تھے - جو یہ تھی - کہ :-

"اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں - کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں - یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں - یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے - اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں" (الحکم ۱۷ - اگست ۱۸۹۹ء)

مگر کامل انکشاف کے بعد حضور جو تعریف فرمایا کرتے تھے - وہ یہ تھی :-

(الف) "خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل ہو - زبردست پیشگوئیاں ہوں - مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کے رو سے نبی کہلاتا ہے" (الحکم ۶ - مئی ۱۹۰۸ء)

(ب) "نبی کے معنے صرف یہ ہیں - کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو - اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں - اور نہ یہ ضروری ہے - کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو" (ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۳۸)

(ج) "خدا کی یہ اصطلاح ہے - جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے - یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵)

(د) "جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے - اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو - اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو - تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے - جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے" (الوصیت صفحہ ۱۲)

اول الذکر تعریف اور موخر الذکر عبارتیں صاف بتا رہی ہیں - کہ نبوت کی مروجہ تعریف میں تبدیلی ہوگئی ہے اور وہ یوں کہ مروجہ تعریف مکمل نہیں اور نہ ہر قسم نبوت پر حاوی ہے - وہ زیادہ سے زیادہ شریعت والی یا مستقل نبوت کی تعریف ہے ۔

بغیر شریعت ، نبوت جاری ہے

تعریف نبوت کی اس تبدیلی سے ایک بات تو یہ پیدا ہوگئی - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالصراحت فرمایا - کہ بغیر شریعت کے نبوت جاری ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اور آپ کے فیض اتباع سے ایسے نبی ہوسکتے ہیں - حضورؑ تحریر فرماتے ہیں :-

(اول) "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں - شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا - اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے - مگر وہی جو پہلے امتی ہو" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(دوم) "پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پاسکتے ہو - لہٰذا ضرور ہوا - کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں - جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ - اب کیا تم خدا تعالےٰ کا مقابلہ کرو گے - اور اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۲)

(سوم) "وہ قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہے گا - یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۱)

(چہارم) "اس آیت وآخرین منہم سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا - کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا - اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے - اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں - وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے - بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

(پنجم) "اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا - یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی - جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی - اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا - یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ)

ان اقتباسات سے بالبداہت ثابت ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک غیر تشریعی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں جاری ہے ۔

زمرہ انبیاء میں شمولیت کا اظہار

تعریف نبوت کی مندرجہ بالا تبدیلی کا دوسرا نتیجہ یہ پیدا ہوا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو بالصراحت نبی قرار دیا - اپنے آپ کو زمرۂ انبیاء میں شامل بتلایا - اور امت کے عام اولیاء و محدثین سے غیر معمولی امتیاز کا دعوےٰ فرمایا جس کا ثبوت حضورؑ کی مندرجہ ذیل تحریرات سے عیاں ہے :-

(۱) "پھر فرمایا الذین کانت اعینہم فی غطاء عن ذکری وکانوا لایستطیعون سمعاً یعنی وہ ایسے لوگ ہونگے - کہ مسیح موعود کی دعوت اور تبلیغ سے ان کی آنکھیں پردہ میں رہیں گی - اور وہ اس کی باتوں کو سن بھی نہیں سکیں گے - اور سخت بیزار ہونگے - اس لئے عذاب نازل ہوگا - اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے - کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں یعنی قرنا - جن کے دلوں میں وہ اپنی آواز پھونکتا ہے - یہی محاورہ پہلی کتابوں میں بھی آیا ہے - کہ خدا کے نبیوں کو خدا کی قرنا قرار دیا گیا ہے" (چشمہ معرفت صفحہ ۸۰)

(۲) "یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے - کہ وہ اپنے نبیوں - اور رسولوں کی مدد کرتا ہے

اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی..... غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے.... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔" (الوصیت ص۵-۶)

۳- "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہؤا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۸ حاشیہ)

۴- "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

ان حوالہ جات سے واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو زمرہ انبیاء میں شامل فرماتے ہیں۔ اور اولیاء و ابدال کے مرتبہ سے اپنا مرتبہ بالا قرار دیتے ہیں۔ اور اس مرتبہ کا نام نبوت رکھتے ہیں۔ اسی لئے حضور نبی قرار دیتے ہیں۔ کہ جس طرح حضور کی زندگی میں خدا کی وہ سنت جو نبیوں اور رسولوں کے ساتھ رہی ہے۔ پوری ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ کے بعد بھی خدا کی وہ سنت پوری ہو۔ کیا اب بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ نبوت کا دعویٰ نہ تھا۔ بلکہ صرف محدثیت کا دعویٰ تھا۔ (باقی)

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

قرض لیکر ادا کر دیا

سردار لبشیر احمد صاحب اورسیر نہر امرتسر سے اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا ۲۰۵ روپے کا وعدہ پورا کرتے ہوئے لکھتے ہیں "سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات پڑھ کر دل میں فکر پیدا ہو رہا تھا۔ کہ کس طرح اور کیونکر ۳۱ مئی تک ادا کرونگا۔ میں نے اپنی اہلیہ صاحبہ سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے زور دیا۔ کہ سال میں آخر پر بھی کہیں سے قرض لے کر ہی ادا کرنا ہے۔ تو کیوں آج ہی قرض لے کر ادا نہ کیا جائے۔ تا اس وقت ادا کرنے کی وجہ سے السابقون کا بھی ثواب مل جائے۔ چنانچہ ان کی تحریک پر قرض لیکر جماعت امرتسر کے ذریعہ ارسال ہے۔ الحمد للہ۔ میں نے سکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ امرتسر کو تاکید کی ہے۔ کہ وہ ۳۱ مئی کا انتظار نہ کرتے ہوئے میری رقم مرکز میں پہنچا دیں۔"

ہر جماعت کے سکرٹری مال پوری توجہ سے ۳۱ مئی سے قبل روپیہ مرکز میں داخل کریں اور ساتھ ہی تفصیل بھی دکھا دیں۔

احباب یقین رکھیں۔ کہ ہر اس شخص کا نام جو اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورا کریں گے۔ یا وہ کارکن جن کی جماعت کا چندہ بحیثیت جماعت کم از کم ستر فیصدی مرکز میں داخل ہو جائیگا۔ ان سب کے نام انشاء اللہ دعا کے لئے پیش کئے جائینگے۔ اور پھر شائع کر دیئے جائیں گے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

یوم تبلیغ کیلئے لٹریچر

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ غیر احمدی صاحبان کیلئے یوم تبلیغ ۸ احسان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۸ جون ۱۹۴۱ء مقرر ہؤا ہے۔ یوم تبلیغ کیلئے حسب ذیل مناسب موزون لٹریچر طبع کرایا گیا ہے جس کی مقررہ تعداد مفت تقسیم کے لئے سکرٹریان نشر و اشاعت کو بھجوا دی جائے گی۔ چونکہ یہ تعداد یوم تبلیغ کی اہمیت اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کم ہوتی ہے۔ اسلئے احباب کی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل نرخوں پر یہ لٹریچر مہیا کیا جا سکتا ہے۔ امید ہے کہ موجودہ ایام کی نزاکت اور فریضہ تبلیغ و اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب و عہدیداران جماعتہائے احمدیہ زیادہ سے زیادہ لٹریچر منگوا کر تقسیم کریں گے۔ اور اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیکر عند اللہ ماجور ہونگے۔

(۱) ٹریکٹ خدائے خشمگیں کی قہری تجلی اور امت مسلمہ کا فرض ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر فی سینکڑہ
(۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار عظیم الشان پیشگوئیاں برادران اسلام کی توجہ کیلئے ... ۱۲ر فی سینکڑہ
(۳) " وفات حضرت عیسےٰ علیہ السلام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر فی سینکڑہ
(۴) " ہم احمدی کیوں ہوئے؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر " "
(۵) " احمدی غیر احمدی میں فرق (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۔ ۔ فی ۰ر ۳ سے " " "
(۶) فتح اسلام (" " ") ... فی ار ۶ سے " "
(۷) رسالہ توضیح مرام (" " ") فی ۴ر ۱۲ سے " "
(۸) درثمین اردو (" " ") فی ار ۶ سے " "
(۹) تحفۃ الندوہ (" " ") فی ۰ر ۳ سے " "
(۱۰) درثمین فارسی (" " ") فی ۳ر ۱۸ سے " "
(۱۱) اسلام میں اختلافات کا آغاز (تصنیف لطیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ) فی ۳ر ۱۸ سے " "
(۱۲) میری والدہ (تصنیف جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب) فی ۲ر ۱۲ سے " "
(۱۳) What Should the Muslim do (تصنیف چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ) فی ار ۶ سے " "

(ضروری نوٹ) جن جماعتوں میں ابھی تک سکرٹریان نشر و اشاعت کا انتخاب نہیں ہؤا۔ وہ اسطرف جلد توجہ کریں تاکہ یوم تبلیغ کے لئے لٹریچر بھجوانے میں دقت نہ ہو۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

تفسیر کبیر کے خریدار جنکے پتے مطلوب ہیں

بعض احباب جماعت کی طرف سے سنہ ۱۹۲۶ء تا سنہ ۱۹۳۴ء تفسیر کبیر کی قیمت کے طور پر کچھ رقوم موصول ہوئی تھیں۔ لیکن ریکارڈ میں سے ان کے مکمل اور صحیح پتے معلوم نہیں ہو سکے۔ لہذا ان دوستوں کے متعلق اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے صحیح پتہ سے مطلع فرما دیں۔ اور اگر کسی اور دوست کو معلوم ہو۔ کہ فلاں دوست کہاں ہیں۔ تو ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔

(۱) اکبر خان صاحب اوورسیر طالب والا ضلع گوجرانوالہ
(۲) بابو عزیز الدین صاحب مرحوم لنڈن کے لیبرل میں سے کوئی۔
(۳) ملک غلام حسین صاحب چنیا دین ملتان (۴) نواب علی خاں صاحب علی پور ضلع لاہور
(۵) پیر محمد صاحب منگاور (۶) اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب
(۷) محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ کلرک ریفارمیٹری فارم بردالہ ملتان
(۸) محمد ابراہیم صاحب بند سیل کھنڈ (۹) محمد حسین صاحب ہہبڑاں ضلع لدھیانہ
(۱۰) کریم بخش صاحب نوشہرہ چھاؤنی (۱۱) چوہدری نذیر احمد صاحب لیگل ریمیمبرنسر لاہور
(۱۲) سید محمد ایوب صاحب "جوستی رائیں ضلع جہلم" یہ پڑھا نہیں گیا
(۱۳) حوالدار میجر شیر محمد صاحب چک لالہ راولپنڈی
(۱۴) چوہدری صادق علی صاحب عیسے خیل۔ میانوالی
(۱۵) ڈاکٹر محمد حسین صاحب جالندھر (۱۶) سید رسول بخش صاحب ضلع کٹک
(۱۷) محمد یوسف صاحب بمبئی۔ (۱۸) تاج محمود صاحب کنانور
(۱۹) محمد یوسف علی خانصاحب صدر گوگیرہ
(۲۰) بابو عبد الرحیم صاحب شیڈ کلرک ریلوے کندیاں

انچارج تحریک جدید قادیان

خریداران "الفضل" جنکی خدمت میں وی۔ پی ارسال ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کا چندہ ۲۱ مئی ۴۱ء سے ۲۰ جون ۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ حسب دستور چندہ ارسال فرماویں دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ از راہ کرم ۱۰ جون ۱۹۴۱ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجدیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی۔ پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوادیں جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائیگا۔ کہ وہ وی۔ پی وصول فرمانے کیلئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں۔ بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔ پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ یہ طریق سراسر نقصان دہ ہے جس سے احباب کو احتراز کرنا چاہیئے۔

"خاکسار مینیجر الفضل"

۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۳۰۸ - چوہدری اللہ داد خانصاحب
۱۲۳۲۹ - ڈاکٹر سعید احمد صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۸ - ماسٹر محمد فضل الہی صاحب
۱۲۵۱۰ - میاں محمد منیر صاحب
۱۲۵۲۹ - چوہدری جان محمد صاحب
۱۲۵۵۰ - عبدالحق صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۴ - چوہدری حمید اللہ صاحب
۱۲۶۲۳ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۵۱ - ایم محمد اقبال صاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۲۱ محمد الدین صاحب
۱۲۷۳۷ - مرزا عطاء اللہ صاحب
۱۲۸۰۹ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۴۴ - عبدالرشید صاحب
۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۸۹ - چوہدری چھجو خانصاحب
۱۲۹۲۸ - عبدالرحمن صاحب
۱۲۹۵۵ - ماسٹر اللہ بخش صاحب
۱۳۰۱۳ - ایم نصیر الحق صاحب
۱۳۰۱۷ - سعد اللہ خانصاحب
۱۳۰۳۸ - مولوی غلام رسول صاحب
۱۳۰۶۱ - محمد رمضان صاحب
۱۴۰۶۸ - چوہدری محمد بوٹا خانصاحب
۱۴۱۵۰ - خلیفہ عبدالرحمن صاحب
۱۴۱۸۶ - ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب
۱۴۱۸۸ - میجر ممتاز یار الدولہ صاحب

۱۴۱۹۵ - عبدالحق صاحب
۱۴۲۶۵ - مولوی غلام احمد صاحب
۱۴۴۳۶ - مولوی نظام الدین صاحب
۱۴۴۵۸ - سید عبدالغفار صاحب
۱۴۴۶۵ - قاضی محمد رشید صاحب
۱۴۴۶۶ - چوہدری غلام اللہ صاحب
۱۴۴۸۰ - مرزا ظفر احمد صاحب
۱۴۵۰۹ - کیپٹن ایم عطاء اللہ صاحب
۱۵۵۱۸ - محمد اسلام صاحب
۱۴۵۲۲ - مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۷ - ملک صفدر علی صاحب
۱۴۵۹۷ - ایس۔ ایم۔ ذکریہ صاحب
۱۴۶۰۴ - حکیم عبدالصمد صاحب
۱۴۶۲۷ - عبدالسلام صاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۸۵ - چوہدری سردار احمد صاحب
۱۴۶۹۸ - چوہدری فضل الہی صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۳۰ - عبدالحکیم صاحب
۱۴۷۴۴ - چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۴۷۴۵ - میاں غلام نبی صاحب
۱۴۷۵۰ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۹۵ - غلام رسول صاحب
۱۴۷۷۱ - شیخ غلام محی الدین صاحب
۱۴۷۸۱ ایم عطاء محمد۔ عبدالرحمن صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی عبداللہ خانصاحب
۱۴۸۲۹ - سید سلیم شاہ صاحب
۱۴۸۶۰ - چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۴۸۶۵ - چوہدری محمد منصف خانصاحب

۱۴۸۷۶ - عبدالحمید صاحب
۱۴۸۸۱ - ملک بہادر خانصاحب
۱۴۸۸۸ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۸۹۵ - ایم۔ موتی رضا صاحب
۱۴۹۰۳ - سید سعید احمد صاحب
۱۴۹۳۸ - بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۴۹۴۱ - ملک عزیز احمد صاحب
۱۴۹۴۹ - چوہدری نقیر اللہ صاحب
۱۴۹۸۴ - عبدالکریم صاحب
۱۴۹۸۷ - محمد احمد صاحب
۱۴۹۸۸ - شیخ غلام علی صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۰۳ - شیخ سرفراز علی خانصاحب
۱۵۰۰۸ - خان بہادر صاحبزادہ سرفراز علی صاحب
۱۵۰۱۲ - ایس۔ ایم ایوب صاحب
۱۵۰۱۵ - سید محمد حسین صاحب
۱۵۰۲۴ - ڈاکٹر منیر احمد صاحب
۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب
۱۵۰۸۳ - مسٹر فوق صاحب
۱۵۱۰۴ - ایم عطاء اللہ خانصاحب
۱۵۱۱۰ - ایم۔ محمد حسین صاحب
۱۵۱۱۲ - مینیجر احمدیہ لائبریری
۱۵۱۱۶ - منشی محی الدین صاحب
۱۵۱۴۷ - فیض احمد صاحب
۱۵۱۵۴ - محمد حنیف صاحب
۱۵۱۵۵ - چوہدری حاجی احمد صاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۷ - مرزا محمد شریف بیگ صاحب

۱۵۱۹۸ - چوہدری عبدالمالک صاحب
۱۵۲۰۶ - شیخ عبدالغنی صاحب
۱۵۲۰۹ - خواجہ عبدالعزیز صاحب
۱۵۲۱۲ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۵۲۱۸ - خواجہ عبدالرحمن صاحب
۱۵۲۲۹ - میاں لعل الدین صاحب
۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۳۹ پیر محمد اکبر صاحب
۱۵۲۴۳ - میر اسحاق علی صاحب
۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۵۲۶۵ - کے۔ ایم گل صاحب
۱۵۲۷۹ - بشارت احمد صاحب
۱۵۲۸۸ - چراغ دین صاحب
۱۵۲۸۹ - بابو سراج الدین احمد صاحب
۱۵۲۹۷ - اہلیہ صاحبہ احمد صاحب
۱۵۳۲۰ - اکبر محمود صاحب
۱۵۳۳۳ - محمد اسماعیل صاحب
۱۵۳۴۱ - محمد ابراہیم صاحب
۱۵۳۵۳ - عباس علی شاہ صاحب
۱۵۳۶۱ - مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۳۶۴ - ایم عبداللہ جانصاحب
۱۵۳۶۸ - سید محمد صادق صاحب
۱۵۳۸۱ - اسماعیل شریف صاحب
۱۵۳۹۰ - مبارک احمد خانصاحب
۱۵۳۹۷ - محمد سلیمان صاحب
۱۵۳۹۹ - سید مقبول احمد صاحب
۱۵۴۰۴ - راجہ بشیر الدین احمد صاحب
۱۵۴۰۷ - بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب
۱۵۴۱۰ - چوہدری محمد نواز صاحب
۱۵۴۱۶ - منیر احمد صاحب
۱۵۴۲۳ - عبدالغنی صاحب
۱۵۴۲۸ - بابو عبدالرؤف صاحب
۱۵۴۳۲ - شیخ منصور احمد صاحب
۱۵۴۵۲ - سید زمان شاہ صاحب
۱۵۴۷۰ - ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب
۱۵۴۷۱ - ڈاکٹر غلام محمد صاحب
۱۵۴۷۵ - شیخ عبدالکریم صاحب
۱۵۴۹۵ - محمد شریف صاحب
۱۵۴۹۹ - محمد سعید کلیم صاحب

۱۵۵۰۰ - بابو محمد نصیب صاحب
۱۵۵۰۲ - سکرٹری صاحب
۱۵۵۰۴ - حسن محمد خانصاحب
۱۵۵۱۲ - چوہدری محمود احمد صاحب
۱۵۵۱۴ - محمد مسعود احمد صاحب
۱۵۵۱۸ - ایم۔ محمد انور صاحب
۱۵۵۲۵ - عزیز حسین صاحب
۱۵۵۲۷ - سکرٹری تبلیغ
۱۵۵۳۴ - بابو عبدالرحیم صاحب
۱۵۵۳۷ - علی بن عبدالقادر صاحب
۱۵۵۳۹ - مستری فیروز الدین صاحب
۱۵۵۴۲ - چوہدری شریف احمد صاحب
۱۵۵۴۴ - بشیر احمد صاحب
۱۵۵۴۸ - منشی نذر محمد صاحب
۱۵۵۴۹ - خانصاحب چوہدری میراں بخش صاحب
۱۵۵۵۵ - چوہدری سراج الدین صاحب
۱۵۵۵۶ - شیخ ظاہر الدین صاحب
۱۵۵۶۴ - سید مہدی حسین شاہ صاحب
۱۵۵۶۷ - محمد شریف صاحب
۱۵۵۶۹ - فیروز الدین صاحب
۱۵۵۷۰ - مرزا مختار عظیم صاحب
۱۵۵۷۳ - فضل احمد صاحب
۱۵۵۷۵ - فضل الرحمن صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبدالرحمن صاحب
۱۵۵۸۱ - ڈاکٹر شیخ محمد فخر الدین صاحب
۱۵۵۸۲ - لفٹیننٹ محمد جی صاحب
۱۵۵۸۷ - شیخ بشیر احمد صاحب
۱۵۵۸۹ - ملک منظور الحق صاحب
۱۵۵۹۳ - چوہدری عزیز اللہ صاحب
۱۵۵۹۴ - رحمت اللہ صاحب
۱۵۵۹۶ - مقصود علی خانصاحب
۱۵۶۰۲ - کپتان خان بہادر سردار عطا محمد خان صاحب
۱۵۶۰۳ - چوہدری نذیر احمد صاحب بی۔ اے
۱۵۶۱۰ - چوہدری ریاض الدین صاحب
۱۵۶۱۲ - محترم بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۵۶۱۵ - عبدالسلام صاحب

۱۵۶۲۱ - احمد حسین صاحب
۱۵۶۲۳ - اے۔ ایچ خانصاحب
۱۵۶۲۴ - شیخ عبدالحمید صاحب
۱۵۶۳۰ - منشی غلام مرتضیٰ صاحب
۱۵۶۳۴ - محمد اسحاق علی خان صاحب
۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب
۱۵۶۳۸ - سکرٹری صاحب
۱۵۶۳۹ - شیخ بشیر صاحب
۱۵۶۴۳ - مولوی عبدالکریم صاحب
۱۵۶۴۴ - بجانب جمعدار فیروز الدین صاحب
۱۵۶۴۵ - محمد اسحاق صاحب
۱۵۶۴۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۵۶۴۸ - شوکت حیات خان صاحب
۱۵۶۵۶ - چوہدری نصیر احمد صاحب
۱۵۶۵۷ - ظہیر احمد صاحب
۱۵۶۶۰ - برکت اللہ صاحب
۱۵۶۶۵ - ایس۔ پی فیضی صاحب
۱۵۶۷۱ - سکرٹری صاحب
۱۵۶۷۶ - چوہدری افتخار احمد صاحب
۱۵۶۸۰ - غلام حسن صاحب
۱۵۶۹۵ - نظام الدین صاحب
۱۵۶۹۷ - محمد حسین صاحب
۱۵۷۰۰ - فیض محمد صاحب
۱۵۷۰۲ - منشی محمد سلیم صاحب
۱۵۷۰۵ - عبدالقادر خانصاحب
۱۵۷۰۹ - بابو عبدالحمید صاحب
۱۵۷۱۱ - حسن محمد صاحب
۱۵۷۱۲ - میاں نور محمد صاحب
۱۵۷۱۴ - کے۔ ایم غلام رسول صاحب
۱۵۷۱۵ - آنریری سکرٹری صاحب
۱۵۷۱۹ - خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب
۱۵۷۲۰ - مسٹر اعتقاد النبی صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۶ مئی۔ ہوائی وزارت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کل ہمارے ہوائی جہازوں نے ہالینڈ اور ڈنمارک کے کنارے کے پاس دشمن کے جہازوں کے دو قافلوں پر سخت حملے کئے۔ چھ ہزار ٹن کے ایک جہاز کو کافی نقصان پہونچا۔ اور چار ہزار ٹن کا جہاز دھوئیں کے بادلوں میں گھرا ہوا نظر آیا۔ ہمارے چار جہاز واپس نہیں آ سکے۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ دشمن نے کل انگلستان پر بہت تھوڑے چھاپے مارے۔ جنوب مشرقی کنارے پر بعض بم گرائے گئے لیکن نقصان بہت معمولی ہوا۔ آج صبح ساحل پر دو شکاری ہوائی جہاز گرائے گئے۔

قاہرہ ۲۶ مئی۔ کریٹ میں کئی سو جرمن پکڑے گئے ہیں۔ برلین ریڈیو کا یہ بیان بالکل غلط ہے۔ کہ تمام مغربی علاقہ پر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ ابھی یہ پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ جرمنوں نے یہاں ہوائی جہازوں سے ٹینک بھی اتارے ہیں یا نہیں۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ عراق کے سابق ریجنٹ عبد الالہ نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ میں عراق کے وفادار اور اچھے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ تا اس نقصان کی تلافی کی جا سکے۔ جو بعض لوگوں نے ہمارے ملک کو پہونچایا ہے۔ اور ان لوگوں کو ملک سے باہر نکالا جا سکے جنہوں نے دشمن سے روپیہ لے کر فساد برپا کر دیا ہے۔ اور جان بوجھ کر ملک کو لڑائی کا اکھاڑہ بنا دیا ہے۔

قاہرہ ۲۵ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یونانی گورنمنٹ معہ شاہ یونان کریٹ سے مصر چلی گئی ہے۔ تا کریٹ میں فوجی سرگرمیوں میں کوئی روکاوٹ نہ ہو۔

انقرہ ۲۵ مئی۔ ترکی کے سوا باقی تمام ممالک سے شام اور لبنان کی سرحدات بند کر دی گئی ہیں۔ دریائے فرات کے تمام بندوں پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔ جو اگر چاہے تو ملک میں سیلاب برپا کر سکتا ہے شام اور لبنان سے برطانی قونصل واپس جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہٹلر اور سٹالن کی ملاقات عنقریب پولینڈ میں ہوگی۔ جس میں اسلامی ملکوں کو باہم تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ سوس اخبارات لکھتے ہیں کہ روس یوکرین کا علاقہ جرمنی کو ٹھیکہ پر دینے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۵ مئی۔ چلی گورنمنٹ نے وہاں کے نازی لیڈر کو پاگل خانہ میں بھیج دیا ہے۔ کیونکہ اس کی سرگرمیاں امن عامہ کے لئے تباہ کن تھیں۔

انقرہ ۲۵ مئی۔ ترکی کے ڈاکخانے جرمنی اور اس کے مقبوضہ ممالک کے لئے کوئی پارسل قبول نہیں کرتے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ فرانس میں کھانے پینے کی اشیاء کا سخت قحط پڑ رہا ہے۔ مکھن کئی ماہ سے نہیں ملا۔ بلکہ لوگ مکھن کا ذائقہ تک بھول چکے ہیں۔

قاہرہ ۲۵ مئی۔ شمالی افریقہ میں شدید آندھیوں کی وجہ سے خشکی کی جنگ میں روکاوٹ پیدا ہو چکی ہے۔ لیکن برطانی طیارے دشمن کے ہوائی اڈوں اور دیگر ٹھکانوں پر شدید بمباری کرتے ہیں

لنڈن ۲۶ مئی۔ برطانی بحری جہاز کریٹ کی لڑائی میں سرگرم حصہ لے رہے ہیں۔ کل زیادہ زور کی لڑائی نہیں ہوئی مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جرمن حملہ کا زور ٹوٹ گیا ہے۔ ملیما اور کینیا کے بیچ کے علاقہ میں لڑائی کا زیادہ زور ہے۔ کینیا کے مغرب میں سخت گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ ہرکلین اور انیمو میں جرمن سپاہی بہت زیادہ ہیں۔ مگر ہوائی اڈوں پر ہمارا قبضہ ہے۔ اور ہماری فوجیں دشمن کے بڑے اڈہ پر شدید حملے کر رہی ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانی بحری جہازوں نے جرمن فوجوں کو کریٹ میں اترنے سے روکنا چاہا۔ مگر ہمارے ہوائی جہازوں نے ان کی مزاحمت کو بیکار کر دیا۔ اور کریٹ میں جنگ ہمارے پروگرام کے مطابق ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یونانی گورنمنٹ کے بعض ممبر تاحال کریٹ میں ہیں۔ اور شہری معاملات کی دیکھ بھال کر رہے ہیں جب شاہ یونان نے مصر جانے کا فیصلہ کیا۔ تو یہ لوگ یہیں رہ گئے

قاہرہ ۲۶ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ابیسینیا میں دو اور اطالوی جرنیل پکڑے گئے ہیں۔ وہاں اب اٹلی کے آخری مورچوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ ان کی ایک اور فوج جس میں نو سو سپاہی تھے پکڑ لئے گئے ہیں۔

قاہرہ ۲۶ مئی طبروق اور سولم میں ریت کے طوفانوں کی وجہ سے فوجی سرگرمیاں ماند پڑ گئی ہیں۔ اور صرف گشتی دستے دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

قاہرہ۔ ۲۶ مئی۔ گذشتہ ہفتہ یورپ اور مشرق وسطیٰ میں دشمن کے ۲۷ جہاز برباد کر دیئے گئے۔ ہمارے صرف ۲۹ جہاز کام آئے۔

لنڈن ۲۶ مئی۔ نیوفاؤنڈلینڈ میں رنگروٹوں کی بھرتی کا ہفتہ منایا جا رہا ہے اس موقعہ پر مسٹر چرچل نے ایک پیغام بھیجا جس میں کہا کہ ہم سب ظلم و تشدد کے مقابلہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ہماری جیت ہوگی کیونکہ حق و صداقت ہمارے ساتھ ہے

لنڈن ۲۶ مئی۔ کینیڈا سے مشرق وسطیٰ میں لڑنے والے ہندوستانی سپاہیوں کو مبارکباد کا پیغام بھیجا گیا تھا۔ جس میں یہ امید ظاہر کی گئی تھی۔ کہ ان کے بہادرانہ کاموں کی وجہ سے یقین ہے کہ ہماری فتح ہوگی۔ کمانڈر انچیف نے اس کے لئے شکریہ ادا کیا ہے

لاہور ۲۶ مئی۔ ہوا بازی کی تعلیم کے لئے امیدواروں کا انتخاب کرنے والی کمیٹی کا اجلاس آج نواب صاحب ممدوٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تین سو امیدوار انٹرویو کے لئے بلائے گئے ہیں۔ نواب صاحب نے کہا۔ امیدواروں کی تعداد حوصلہ افزا ہے

کلکتہ ۲۶ مئی۔ انڈین جیوٹ ملز ایسوسی ایشن نے تین لاکھ بیس ہزار روپیہ برطانیہ کو چار شکاری طیارے خریدنے کے لئے دیا ہے

ٹوکیو ۲۶ مئی۔ حکومت جاپان کوشش کر رہی ہے۔ کہ آئندہ چار سال میں جاپان کی آبادی دو کروڑ بڑھ جائے۔ مسولینی کی سکیم تو ۲۵ سال میں دو کروڑ بڑھانے کی تھی۔ مگر جاپان اس سے بھی بڑھ گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ چین کے ساتھ جنگ میں اس کے بہت سے لوگ مارے گئے ہیں

لنڈن ۲۶ مئی۔ رشید علی کے ترکی بھاگ جانے کی خبر جو پہلے انقرہ سے آئی تھی اسے زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہیئے۔ ابھی اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ لیکن یہ یقینی ہے۔ کہ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے اپنے بال بچے ترکی بھیج دیئے ہیں۔

قاہرہ ۲۶ مئی عراق میں باغیوں کے ہوائی اڈوں پر برطانوی طیاروں نے شدید بمباری کی۔ موٹر سوار دستے بھی برابر حملے کر رہے ہیں۔ عراق میں بھی عام طور پر لوگ رشید علی کی بغاوت کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ انقرہ میں یہ خیال عام ہے۔ کہ رشید علی نے جو کچھ سوچا تھا وہ پورا نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۶ مئی آزاد فرانسیسیوں کی طرف سے فرانسیسی ہند کو پیغام بھیجا گیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ وشی گورنمنٹ آزاد نوآبادیات۔ بالخصوص فرانسیسی ٹریپولی اور افریقہ پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ اور اس نے یہ وعدہ ہٹلر سے کر رکھا ہے۔ امریکہ سے جو رستہ برطانیہ کو آتا ہے۔ اس کے بعض اہم مقامات پر آزاد فرانس کا قبضہ ہے

بمبئی ۲۶ مئی۔ جن بازاروں میں فسادات ہوئے ہیں۔ ان میں ابھی تک فوجی پہرہ ہے۔ کل گورنر بمبئی پولیس کمشنر کے ساتھ فساد زدہ رقبوں کا دورہ کریں گے۔ ہندو مسلمانوں کی مصالحتی کمیٹی کا جلسہ طلب کیا گیا ہے

دہلی۔ ۲۶ مئی ریاست جودھپور کی طرف سے مزید پچاس ہزار روپیہ جنگی فنڈ میں دے دیا گیا ہے ٭